سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی۔8 ایس سی آر

ٹی سی کوشک

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

14 نومبر 2006

(ڈاکٹر اے آر۔ لکشمن اور التمس کبیر، جسٹس صاحبان)

سروس قانون۔محکمہ جاتی کاروائیاں۔سرکاری وکیل کا آغاز عدالت کے مسخ شدہ احکامات۔حلف نامہ دائر کیا گیا غلطی کے لیے غیر مشروط معافی مانگنا۔تاہم، عدالت عالیہ نے حکومت کو وکیل کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت کی اور اس کے بعد، محکمہ جاتی کارروائی شروع کی گئی۔اپیل پر، کہا گیا: چونکہ دی گئی معافی ایماندارانہ اور حقیقی معلوم ہوتی ہے، اس لیے وکیل کی طرف سے نظر انداز کی گئی غلطی کے حوالے سے عدالت عالیہ کی طرف سے وکیل کے خلاف کوئی محکمہ جاتی کارروائی نہیں کی جانی چاہیے۔

عدالت عالیہ نے عرضی درخواست میں اپنے حکم میں کچھ مشاہدات کیے کہ اپیل کنندہ حکومت کے وکیل نے سرکاری محکمے کو لکھے گئے اپنے خط میں عدالت کے احکامات کو مسخ کیا اور اس کے بعد اپنی طرف سے غلطی پر غیر مشروط معافی مانگتے ہوئے بیان حلفی دائر کیا۔تاہم، عدالت عالیہ نے حکومت کو اپیل کنندہ کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کی ہدایت کی اور حکومت نے اس کے خلاف محکمہ جاتی کارروائی شروع کی۔اس لیے موجودہ اپیل۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: اپیل کنندہ کے سرکاری وکیل کی طرف سے دائر بیان حلفی پر غور کرنے پر جو اس کی طرف سے غلطی کے لیے غیر مشروط معافی مانگتا ہے، وہ ایماندار اور حقیقی معلوم ہوتا ہے، اس لیے اپیل کنندہ کے خلاف مزید محکمہ جاتی کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کو حکومت کو اپیل کنندہ کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کی ہدایت دینے کے بجائے اپیل کنندہ کی طرف سے دی گئی معافی کو قبول کرنا چاہیے تھا جس کے مطابق حکومت نے اپیل کنندہ کے خلاف محکمہ جاتی کارروائی شروع کی۔ مزید، جب معاملہ سماعت کے لیے آیا تو اس عدالت نے جواب دہندگان کو محکمہ جاتی کارروائی کے ساتھ آگے نہ بڑھنے کی ہدایت کی اور مذکورہ حکم اب بھی نافذ ہے۔ لہذا، اپیل کنندہ کی طرف سے غلطی کے حوالے سے عدالت عالیہ کی طرف سے اپنے حکم میں کیے گئے مشاہدات کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ (1154 ایچ۔ جی۔؛ 1155-اے۔ ڈی۔)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 4941

ڈبلیو پی نمبر 994/2006 میں بمبئی میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے آخری فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ارون جیٹلی، مکل روہتگی، سی ایم جے کمار، رامیشور پرساد گوئل۔

جواب دہندہ نمبر 3 کے لیے ستیش پانڈے، پنکج کمار سنگھ اور میدھاوی کمار۔

جواب دہندہ نمبر 5 کے لیے اجے ماجتھیا، راجیش کمار اور کے ایل جنجانی۔

یواوآئی کے لیے آر موہن، اے ایس جی، موہن پرساران، اے ایس جی، پی پرمیشورن، بی کرشنا پرساد اور ٹی وی رتنم۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
ڈاکٹر اے آر لکشمن، جسٹس رخصت دی گئی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل مسٹر ارون جیٹلی اور جواب دہندگان کی جانب سے پیش ہوئے اے ایس جی مسٹر آر موہن اور مسٹر موہن پرساران کو سنا۔

ہم نے عدالت عالیہ 22.06.2006 کے ذریعے منظور کردہ حکم پر غور کیا ہے۔ 2006 یونین آف بھارت ودیگر کے خلاف میسرز ایجز بھارت مارکیٹنگ پرائیویٹ لمیٹڈ کی طرف سے دائر 2006 کی عرضی درخواست نمبر 994 میں۔ ہم، اس معاملے میں، اپیل کنندہ یا جواب دہندگان کی طرف سے پیش کردہ مقدمے کی خوبیوں سے متعلق نہیں ہیں۔ ہم خود کو صرف عدالت عالیہ کے اپنے حکم 22.06.2006 میں کیے گئے مشاہدات تک محدود رکھتے ہیں۔ پیرا 11 اور 12 میں اپیل کنندہ کے خلاف جو یونین آف بھارت کا وکیل آن ریکارڈ تھا۔ عدالت عالیہ نے اپنے حکم کے پیرا 11 اور 12 میں جو مشاہدات کیے ہیں وہ اس طرح ہیں:-

"11۔ 9 فروری 2005 کو اس عدالت نے معاملے کو صرف اس لیے ملتوی کر دیا کیونکہ ریونیو کے وکیل نے کمشنر (انویسٹی گیشن) کے جواب میں بیان حلفی داخل کرنے کے لیے وقت مانگا تھا۔ تاہم، مرکزی حکومت کے وکیل نے 11 فروری 2005 کے اپنے خط میں، اس کے علاوہ کئی غلط بیانات دیے ہیں جن کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے، انہوں نے جھوٹا بیان دیا ہے کہ عدالت نے اس معاملے میں عبوری راحت دی ہے۔ آج مسٹر رانا، ڈاکٹر کوشک کی ہدایت پر

منصفانہ طور پر کہتے ہیں کہ ہمارا 9 فروری 2005 کا حکم 11 فروری 2005 کے خط کے ساتھ منسلک بھی نہیں تھا کیونکہ وہ 11 فروری 2005 کو دستیاب نہیں تھا۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ مرکزی حکومت کا وکیل جو آمدنی کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے، اسے محکمہ کے افسران کے سامنے نمائندگی کرنی چاہیے کہ آمدنی کے خلاف ایک عبوری حکم منظور کیا گیا ہے جب کہ حقیقت میں کوئی نہیں ہے۔ مرکزی حکومت کے وکیل کا طرز عمل انتہائی قابل مذمت ہے۔ اسی طرح، حلف نامہ داخل کرنے میں مسٹر ایم۔ جی۔ راؤ کا طرز عمل بھی محکمہ کسٹم کے موقف کے بالکل برعکس ہے جو مشترکہ کسٹم کمشنر کے جواب میں بیان حلفی میں بیان کیا گیا ہے۔"

12۔ ڈاکٹر ٹی سی کوشک جو آج ذاتی طور پر ہمارے سامنے موجود ہے، اس نے غیر مشروط معافی مانگی ہے اور 27 مارچ 2006 کو تحریری طور پر اس سلسلے میں بیان حلفی داخل کیا ہے۔ ان حالات میں، ہم یہ مرکزی حکومت کے ریونیو سکریٹری اور سی۔ بی۔ ای۔ سی۔ نئی دہلی پر چھوڑتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر ٹی سی کوشک اور مسٹر ایم جی راؤ کے خلاف مناسب کارروائی کریں۔"

اپیل کنندہ- ڈاکٹر ٹی سی کوشک نے اپنی طرف سے غلطی کے لیے غیر مشروط معافی مانگتے ہوئے ایک بیان
حلفی دائر کیا۔ ان کی طرف سے دائر بیان حلفی مندرجہ ذیل ہے:-

"ٹی سی کوشک کا حلف بیان حلفی"

ا ۔ میں، ڈاکٹر ٹی سی کوشک، ایڈیشنل گورنمنٹ کونسل، جس کا دفتر برانچ سیکرٹریٹ، وزارت قانون وانصاف، حکومت بھارت، ممبئی میں واقع ہے، اس کی تصدیق کرتا ہوں اور درج ذیل بیان کرتا ہوں:

2۔ شروع میں میں کہتا ہوں کہ میں اس معزز عدالت اور اس کے احکامات کا سب سے زیادہ احترام کرتا ہوں۔ میری طرف سے حقائق کو مسخ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ میری نیک خواہش تھی کہ عزت مآب عدالت کے احکامات کی پابندی ہو۔ میں دہراتا ہوں اور دہراتا ہوں کہ میرا اس معزز عدالت کے احکامات کو مسخ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

3۔ میں مزید کہتا ہوں کہ بندوبست کمشنر کو لکھے گئے 11.2.2005 کے خط کے مندرجات جزوی طور پر درست نہیں تھے۔ میں اس کے لیے غیر مشروط معافی مانگتا ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یہ معزز عدالت اسے قبول کرے۔ مارچ 2006 کے اس 27 ویں دن ممبئی میں اس کی مکمل توثیق کی گئی۔

ڈیپوینٹ"

ہم نے بیان حلفی پر غور کرتے ہوئے غیر مشروط معافی مانگی ہے۔ ہماری رائے میں معافی کا بیان حلفی ایماندار اور حقیقی معلوم ہوتا ہے۔ عدالت عالیہ کو مرکزی حکومت کے ریونیو سکریٹری اور سی۔ بی۔ ای۔ سی نئی دہلی کو ہدایت دینے کے بجائے اپیل گزار کی طرف سے دی گئی معافی کو قبول کرنا چاہیے تھا کہ وہ ڈاکٹر ٹی سی کوشک اور مسٹر ایم جی راؤ کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔ مذکورہ ہدایت کے مطابق، حکومت بھارت نے یہاں اپیل کنندہ کے خلاف محکمہ جاتی کارروائی کا آغاز کیا ہے۔ اس معاملے میں ہم صرف یہاں اپیل کنندہ ڈاکٹر ٹی سی کوشک سے متعلق ہیں۔

جب معاملہ 28.08.2006 پر سماعت کے لیے آیا تو اس عدالت نے جواب دہندگان کو نوٹس کا حکم دیتے ہوئے
جواب دہندگان یعنی یونین آف بھارت اور دیگران کو محکمہ جاتی کارروائی کے ساتھ آگے نہ بڑھنے

کی ہدایت کی۔ مذکورہ حکم اب بھی نافذ ہے۔جیسا کہ پہلے ہی دیکھا گیا ہے، اپیل کنندہ کی طرف سے دی گئی معافی ایماندارانہ اور حقیقی معلوم ہوتی ہے اور اس لیے، ہماری رائے میں، اپیل کنندہ کے خلاف مزید محکمہ جاتی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔لہذا ہم صرف اپنے حکم کے پیراگراف 11 اور 12 میں عدالت عالیہ کے ذریعے کیے گئے مشاہدات کو خارج کرتے ہیں اور مذکورہ حد تک اپیل کی اجازت دیتے ہیں۔تاہم، ہم کہتے ہیں کہ اپیل کنندہ کو مستقبل میں اس طرح کے معاملات سے نمٹنے کے دوران زائد محتاط رہنا چاہیے جو اسے بھارت کی یونین کی طرف سے سونپا گیا ہے۔

اپیل کی اجازت مذکورہ بالا حد تک ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

این۔جے۔ اپیل کی جزوی اجازت ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document